برصغیر پاک و ہند میں رائج مصاحف کا رسم الخط

مولانا عمران ممتاز

قرآن کریم کی جمع و کتابت تین مراحل میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانوں میں ہوئی، تاہم ہر دور کی جمع و کتابت میں قدرے فرق تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قرآن کریم کو چمڑوں، پتھروں، ہڈیوں، کھجور کی چھالوں اور تختیوں پر لکھا، تاہم یہ متفرق صحیفے اور آیات یکجا نہ تھیں، کسی کے پاس ایک آیت، کسی کے پاس چند سورتیں اور کسی کے پاس اچھا خاصا مجموعہ تھا۔(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے توجہ دلانے پر یہ عظیم خدمت حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔

مانعین زکوۃ اور مسیلمہ کذاب کے خلاف برسر پیکار قراء صحابہؓ کے وجود کے ساتھ قرآن کریم کے ایک بڑے حصہ کا اس دنیا سے چلے جانے کا خوف صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو دامن گیر ہوا، جس کا حل یہ سوچا گیا کہ قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ لہٰذا لوگوں کے سینوں، کاغذوں، چمڑوں، ہڈیوں اور کھجور کی چھالوں سے نقل کر کے اسے یکجا کیا گیا، اس وقت تک کوئی آیت نہیں لکھی جاتی جب تک دو صحابہؓ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کے سامنے لکھی گئی ہے اور ان وجوہ کے مطابق ہے جن پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ صرف حافظہ پر اعتماد کو کافی نہیں سمجھا گیا۔ اس بات کا لحاظ بھی رکھا گیا کہ آیت مبارکہ منسوخ نہیں ہوئی اور عرضہ اخیرہ میں ثابت تھی۔ یہ مجموعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، ان کی وفات کے بعد یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا، رضی اللہ عنہم اجمعین۔(۲)

قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ ان ساتوں حروف کے ساتھ قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر صحابیؓ نے آپ ﷺ سے تمام حروف نہیں سیکھے تھے، کسی نے ایک حرف سیکھا تھا، کسی نے دو، تو کسی نے دو سے زیادہ حروف سیکھے تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف شہروں میں پھیلے تو تابعینؒ نے ان سے وہی حروف سیکھے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ

سے اخذ کیے تھے، جس کی وجہ سے مختلف قراءتیں پھیلیں۔ بعض ایک قراءت نقل کرتے، جب کہ دوسرے وہ قراءت نقل نہیں کرتے، کیوں کہ انہوں نے وہ قراءت سنی ہی نہیں تھی۔ اہل شام ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، اہل کوفہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے تھے، لوگوں کو یہ بات معلوم تھی کہ قراءت کی یہ متعدد وجوہ ان کی آسانی کے لیے بطور انعام اور احسان ہے۔ ان میں سے ہر ایک قراءت درست اور منزل من اللہ ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھنے لگی کہ ہماری قراءت اصح اور اولیٰ ہے، چنانچہ بعض مواقع پر جب ان کا اجتماع ہوتا تو یہ ایک دوسرے کی قراءت کا انکار کرنے لگتے۔ (۳)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اہل عراق اور اہل شام' آرمینیہ اور آذربائیجان میں جہاد کررہے تھے، ان کے درمیان قراءت کے سلسلے میں اختلاف ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے کی قراءت کا انکار کرنے لگے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس طرح کی صورت حال پہلے بھی دیکھ چکے تھے، وہ یہ تمام ماجرا دیکھ کر مزید پریشان ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معاملہ سے آگاہ کیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس سے قبل اس بات کا مشاہدہ کر چکے تھے، قرآن کریم سکھانے والے معلم قراء بچوں کو ان لہجات وقراءات کے مطابق قرآن کریم پڑھنا سکھاتے تھے جو انہوں نے اخذ کیے تھے، جب وہ بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگتے، بچوں کا یہ اختلاف ان کے معلمین تک جا پہنچا، وہ چوں کہ اسی قراءت ولہجہ کو جانتے تھے، انہوں نے ایک دوسرے کی قراءت کا انکار کرنا شروع کردیا۔ (۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ: جب تم میرے قریب رہ کر اختلاف کررہے ہو تو دور رہنے والے زیادہ اختلاف کریں گے۔ ان تمام حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر وہ صحف طلب کیے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحف بھیج دیئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحف کو مصاحف میں نقل کریں، اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی شئے میں تمہارا آپس میں اختلاف ہوجائے تو اسے لغت قریش میں لکھو، کیوں کہ قرآن کریم اسی لغت میں نازل ہوا ہے۔ جب تمام صحف مصاحف میں نقل ہوگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحف حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کردیئے۔ (۵)

کل چھ مصاحف لکھے گئے۔ ایک مکہ مکرمہ کی طرف، دوسرا مدینہ، تیسرا کوفہ، چوتھا بصرہ، پانچواں شام اور چھٹا مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا تھا، جو مصحف امام کے نام

سے مشہور ہے۔ ہر مصحف کے ساتھ ایک ایک معلم اور مقری بھی بھیجا گیا جو اس شہر کے لوگوں کو اس مصحف کے مطابق تعلیم دیتا تھا۔ چنانچہ مصحف مدنی پڑھانے کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے، مصحف مکی کے ساتھ عبداللہ بن سائبؓ، مصحف شامی کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، مصحف کوفی کے ساتھ ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ اور مصحف بصری کے ساتھ حضرت عامر بن القیس رضی اللہ عنہم کو معلم بنا کر بھیجا گیا۔ (۶)

بعض علماء نے مصاحف کی تعداد چار، بعض نے سات اور بعض نے آٹھ بیان کی ہے، جس میں مذکورہ چھ کے علاوہ یمن اور بحرین کے مصاحف کا ذکر بھی ملتا ہے۔ (۷) لوگوں نے ان مصاحف سے مزید مصاحف نقل کرنا شروع کردیئے، یوں یہ مصاحف سارے عالم اسلام میں پھیل گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ان مصاحف کو ''مصاحف عثمانیہ'' کہا جانے لگا۔ ان سرکاری مصاحف کے علاوہ تمام ذاتی مصاحف کو جلانے کا اعلامیہ جاری ہوا، تاکہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ایک مصحف پر جمع ہوجائے۔

چوں کہ یہ مصاحف نقاط اور حرکات وسکنات سے خالی تھے، لہٰذا اس بات کا اہتمام کیا گیا تھا کہ رسم الخط ایسا ہو کہ اس میں حتی الامکان تمام قراءتیں جمع ہوجائیں، اگر قراءتیں اس قدر مختلف ہوں کہ ایک جیسا رسم اختیار کرنا مشکل ہو تو ایسی صورت میں ہر شہر کی طرف بھیجے گئے مصحف میں اس شہر اور اس کے اطراف میں رائج قراءت کے مطابق رسم الخط میں قرآن کریم لکھا گیا۔ (۸) اس لحاظ سے ہر مصحف سات حروف پر مشتمل نہیں تھا، بلکہ یہ تمام مصاحف مل کر سات حروف پر مشتمل تھے۔ (۹)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اختیار کردہ منہج میں یہ فرق تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے متفرق اور منتشر لکھی آیتوں کو ایک مجموعہ میں لکھا، مختلف قراءتوں کو حاشیہ اور بین السطور درج کیا، جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام قراءتوں کو ایک مصحف میں جمع کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی، اختلاف کی صورت میں ہر علاقے کی قراءت کی رعایت کی، اختلاط والتباس سے بچنے کے لیے اس اختلاف کو حاشیہ وغیرہ میں درج نہیں کیا (۱۰) مثلاً: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَوَصّٰی بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَ يَعْقُوبُ'' اس آیت مبارکہ کو امام نافع، امام ابن عامر اور امام ابوجعفر رحمہم اللہ نے ''وَأَوْصَى'' اور باقی قراء نے ''وَوَصّٰی'' پڑھا ہے۔ بنابریں یہ کلمہ مصحف مدینہ اور مصحف شام میں ''وَأَوْصَى'' اور مصحف کوفہ ومصحف بصرہ میں ''وَوَصّٰی'' بغیر الف لکھا ہوا ہے، تاکہ رسم الخط وہاں کے لوگوں کی قراءت کے موافق ہوجائے۔ (۱۱) اسی طرح آیت مبارکہ ''وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِیٓ أَقْتُلْ مُوسٰی وَ لْيَدْعُ رَبَّهٗ إِنِّیٓ أَخَافُ أَنْ يُّبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُّظْهِرَ فِی الْأَرْضِ الْفَسَادَ'' کی مثال ہے، اس آیت میں چار مختلف قراءتیں ہیں:

۱:......امام نافع، ابوعمر بصری اور امام ابوجعفر رحمہم اللہ ''وَ أَنْ يُّظْهِرَ فِی الْأَرْضِ الْفَسَادَ'' واو سے پہلے الف کے بغیر، یاء کے ضمہ، ہاء کے کسرے اور ''الْفَسَادَ'' کی دال پر نصب دے کر پڑھتے ہیں۔

۲:......امام ابن کثیر اور امام ابن عامر ''وَ أَنْ یَّظْهَرَ فِیْ الْأَرْضِ الْفَسَادُ'' واو کے ساتھ، یاء اور ہاء کے فتحہ اور ''الفسادُ'' کی دال پر رفع دے کر پڑھتے ہیں۔

۳:......امام حفص اور امام یعقوب ''أَوْ أَنْ یُّظْهِرَ فِیْ الْأَرْضِ الْفَسَادَ'' واو سے پہلے ہمزہ مفتوحہ کی زیادتی کے ساتھ واو ساکن، یاء کے ضمہ اور ہاء کے کسرہ کے ساتھ ''الفسادَ'' پر نصب دے کر پڑھتے ہیں۔

۴:......امام شعبہ، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ''أَوْ أَنْ یَّظْهَرَ فِیْ الْأَرْضِ الْفَسَادُ'' واو سے پہلے ہمزہ، یاء اور ہاء کے فتحہ اور ''الفسادُ'' پر رفع پڑھتے ہیں۔

لہٰذا مدنی، مکی، بصری اور شامی مصاحف میں ان شہروں کی قراءت کے مطابق ''وَأَنْ'' واو سے قبل ہمزہ کے بغیر لکھا گیا ہے، جب کہ دیگر مصاحف میں ''أَوْ أَنْ'' واو سے قبل ہمزہ کے ساتھ لکھا گیا ہے، جب کہ باقی دو کلمات ''یظهر'' اور ''الفساد'' کے رسم پر تمام مصاحف متحد ہیں، کیوں کہ انہیں ایک رسم میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ (۱۲)

اس حساب سے پوری دنیا میں پھیلے مصاحف کا رسم تقریباً ایک ہی ہے۔ البتہ اختلافی مقامات پر ہر علاقے کے مصحف میں اس علاقے کی قراءت کی رعایت ہے۔ ہمارے علاقوں میں چوں کہ حفص کی قراءت رائج ہے، لہٰذا جہاں جہاں قراءت کا اختلاف ہے اور ایک رسم الخط میں دونوں قراءتوں کا اجتماع ممکن نہیں تو وہاں حفص کی قراءت کے مطابق رسم ہے۔ قرآن کریم کے رسم الخط کے سلسلہ میں ۱۹۳۵ء میں مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرقیادت تاج کمپنی نے ایک کمیٹی تشکیل دی، جنہوں نے قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کے رسم میں غور وخوض کر کے قرآن کریم شائع کیا، ایک دو مقامات پر تصحیح کی گنجائش بھی، بعد میں تصحیح بھی عمل میں لائی گئی۔

ان مصاحف کے رسم میں یہ منہج اختیار کیا گیا ہے کہ جس لفظ کے رسم میں امام ابوعمرو الدانیؒ اور ان کے شاگرد ابوداود سلیمان ابن نجاحؒ کا اتفاق ہے اس پر اعتماد کیا گیا ہے۔ جہاں دونوں حضرات کی ترجیحات میں فرق ہے وہاں امام ابوعمرو الدانیؒ کی ترجیحات کو اختیار کیا گیا ہے، چند ایک جگہ پر امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''العقیلة'' کے مطابق رسم ہے، بعض کلمات کے رسم میں ابوداود سلیمان بن نجاحؒ یا دیگر علماء رسم کی ترجیحات لی گئی ہیں، تاکہ رسم متواتر قراءت کے مطابق ہوجائے۔

سعودی عرب میں رائج مصاحف کے رسم الخط میں ابوداود سلیمان ابن نجاحؒ کی ترجیحات کو سامنے رکھا گیا ہے، دونوں حضرات کی اکثر ترجیحات میں اختلاف کا تعلق الف کے حذف یا اثبات کے ساتھ ہے، مثلاً: امام دانیؒ ''الصراط'' الف کے اثبات اور امام ابوداوٗد ''الصرٰط'' الف کے حذف

کے ساتھ رسم کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ دونوں ترجیحات اپنی اپنی جگہ لائق قبول اور قابل عمل ہیں، ایک کی تصحیح اور دوسرے کی تغلیط درست نہیں۔

خلاصہ یہ کہ برصغیر کے علماء اور اکابرین نے قرآن کریم کے رسم الخط میں مدلل اور تحقیقی منہج اپنایا ہے، انہوں نے قرآن کریم کے ہر ہر لفظ کو انتہائی احتیاط سے لکھا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اسلاف کی علمی تحقیقات اور خدمات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

حواشی وحوالہ جات

۱:......صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب کاتب النبی، ۲/ ۷۴۶، ط: قدیمی

الإتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر، القول فی جمع القرآن ثلاث مرات، ۱/ ۱۲۹ إلی ۱۳۲، ط: مؤسسۃ الرسالۃ

مناہل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن بمعنی کتابتہ، ۱/ ۲۰۲، ط: دار الکتاب العربی

۲:......صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۲/ ۷۴۵ و۷۴۶، ط: قدیمی

فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۹/ ۱۲ إلی ۱۵، ط: دار المعرفۃ، بیروت

۳:......فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۹/ ۱۸، ط: دار المعرفۃ، بیروت

مناہل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن علی عہد عثمانؓ، ۱/ ۲۱۰ و۲۱۱، ط: دار الکتاب العربی

۴:......فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۹/ ۱۸، ط: دار المعرفۃ، بیروت

۵:......صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۲/ ۷۴۶، ط: قدیمی

فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۹/ ۲۰، ط: دار المعرفۃ، بیروت

البرہان فی علوم القرآن، النوع الثالث عشر، ۱/ ۲۴۰، ط: دار المعرفۃ، بیروت

۶:......مناہل العرفان، المبحث المبحث العاشر فی کتابۃ القرآن ورسمہ ومصاحفہ وما یتعلق بذلک، المصاحف تفصیلا، کیف أنفذ عثمانؓ المصاحف العثمانیۃ؟، ۱/ ۳۳۰، ط: دار الکتاب العربی

۷:......البرہان فی علوم القرآن، النوع الثالث عشر، ۱/ ۲۳۵، ط: دار المعرفۃ، بیروت

مناہل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن علی عہد عثمانؓ، ۱/ ۲۱۴ و۲۱۵، ط: دار الکتاب العربی

۸:......مناہل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن علی عہد عثمانؓ، ۱/ ۲۱۲، ط: دار الکتاب العربی

المقنع فی رسم مصاحف الأمصار، باب ذکر ما اختلفت فیہ مصاحف أہل الحجاز والعراق والشام الخ، ص: ۶۰۵، ط: دار التدمریۃ

النشر فی القراءات العشر، ۱/ ۷ و۸، ط: دار الکتب العلمیۃ　　　　أیضا، ۱/ ۳۳، ط: دار الکتب العلمیۃ

۹:......مناہل العرفان، المبحث العاشر فی کتابۃ القرآن ورسمہ ومصاحفہ وما یتعلق بذلک، المصاحف تفصیلا، الحروف السبعۃ فی المصاحف العثمانیۃ، ۱/ ۳۲۷، ط: دار الکتاب العربی

۱۰:......مناہل العرفان، المبحث الثامن، جمع القرآن علی عہد عثمانؓ، ۱/ ۲۱۴ و۲۱۵، ط: دار الکتاب العربی

۱۱:......المقنع فی رسم مصاحف الأمصار، باب ذکر ما اختلفت فیہ مصاحف أہل الحجاز والعراق والشام الخ، ص: ۵۷۱ ط: دار التدمریۃ)

۱۲:......المقنع فی رسم مصاحف الأمصار، باب ذکر ما اختلفت فیہ مصاحف أہل الحجاز والعراق والشام الخ، ص: ۵۸۷ و۵۸۸ ط، دار التدمریۃ